حلال جانور کی سات چیزیں کھانی ممنوع ہیں

جمع وترتیب
مفتی اُسامہ شبیر

ناشر
شعبہ نشر واشاعت
ادارۃ النعمان، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

نام کتاب	حلال جانور کی سات چیزیں کھانی ممنوع ہیں
جمع وترتیب	مفتی اُسامہ شبیر
کمپوزنگ وڈیزائننگ	ماہیر گرافکس گوجرانوالہ
صفحات	16
قیمت	
تاریخ طباعت	مئی 2025ء

ضروری اعلان:

ہم نے اس کتاب میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو۔ مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ ضرور درست کر دی جائے گی۔ ہم قرآن و سنت کے خلاف کسی کی بات نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و سنت پر صحیح معنی میں عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!!

احقر

مفتی اسامہ شبیر

17-05-2025

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

بعد الحمد و الصلاۃ کے عرض ہے کہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں جن میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اپنے دین سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پہلے حفظ القرآن کی سعادت سے نوازا، پھر درسِ نظامی کی تکمیل کی توفیق عطاء فرمائی۔ پھر مفتی بننے کے لیے تخصص فی الافتاء کا ذوق عطاء فرمایا۔ تخصص کی تکمیل پر تمام مدارس میں متخصص سے کسی موضوع پر کوئی تحریر یا مقالہ لکھوانے کی ترتیب ہوتی ہے، اسی ترتیب کے تحت بندہ کو زیرِ نظر موضوع پر مضمون لکھنے کا موقع ملا۔ بندہ نے اس موضوع پر اختصار کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کچھ احادیث اور بعض فقہاء کی عبارات کو اس رسالہ میں جمع کیا ہے۔

یہ بندہ کی پہلی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اہلِ علم سے عرض ہے کہ اگر کوئی غلطی دیکھیں تو راہنمائی فرمائیں اگر زندگی نے ساتھ دیا تو اس موضوع پر مفصل لکھنے کا ارادہ ہے۔

والسلام

اُسامہ شبیر

متخصص ادارۃ النعمان گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ

(پارہ۹،سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۵۷)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلال قرار دیتے ہیں ان پر پاکیزہ چیزوں کو اور حرام قرار دیتے ہیں ان پر گندی چیزوں کو۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

فالذی یحرم أکله منه سبعة الدم المسفوح والذکر والأنثیان والقبل والغده والمثانة والمراره لقوله عز شانه ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث وهذه الاشیاء السبعة مما تستخبثه الطباع السلیمة فکانت محرمة.

وروی عن مجاهد انه قال کره رسول الله من الشاة الذکر والانثین والقبل والغده والمرارة والمثانة والدم، والمراد منه کراهة التحریم بدلیل انه جمع بین الاشیاء الستة وبین الدم فی الکراهة والدم المسفوح محرم والمروی عن ابی حنیفة انه قال الدم حرام وأکره الستة اطلق اسم الحرام علی الدم المسفوح وسمی ما سواه مکروها، لان الحرام المطلق ما ثبت حرسته بدلیل مقطوع به وحرمة الدم المسفوح قد تثبت بدلیل مقطوع به وهو النص المفسر من الکتاب العزیز قال الله عز شانه وقل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی قوله عز شانه أو دما مسفوحا او لحم خنزیر وانعقاد الاجماع ایضا علی حرسته فاما حرمة ما سواه من الاشیاء الستة فما تثبت بدلیل مقطوع به بل بالاجتهاد او بظاهر الکتاب العزیز المحتمل للتأویل

او الحديث لذلک فصل بينهما فی الاسم فسمی ذلک حرامًا وذا مکروها. والله عز اسمه اعلم (بدائع الصنائع جلد۴ص۱۹)

پس جانور کے جن اجزاء کا کھانا حرام ہے وہ سات ہیں دم مسفوح، نر کی شرمگاہ، کپورے، مادہ کی شرمگاہ، غدود، مثانہ اور پتا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ’’(وہ نبی) حلال قرار دیتا ہے ان کے لیے پاکیزہ چیزیں اور حرام قرار دیتا ہے ان کے لیے گندی چیزوں کو اور یہ سات چیزیں ان اشیاء میں سے ہیں کہ جن سے طبیعت سلیمہ نفرت کھاتی ہے پس، ان کا کھانا بھی ناجائز ہوگا۔

اور امام مجاہدؒ سے مروی ہے کہ بے شک انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا بکری میں سے (سات اشیاء کو) نر کی شرمگاہ، کپورے، مادہ کی شرمگاہ، غدود اور پتا اور مثانہ اور خون اور (مکروہ سے) مراد مکروہ تحریمی ہے اس دلیل کی بنا پر کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے ان چھ اشیاء کو خون کے ساتھ کراہت میں اور بہتا ہوا خون حرام ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ خون حرام ہے اور مکروہ ہیں چھ اشیاء۔ اطلاق کیا گیا ہے حرام کے اسم کا دم مسفوح پر اور اس کے علاوہ کا مکروہ نام رکھا۔ اس وجہ سے کہ حرام مطلق وہ ہوتا ہے کہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور دم مسفوح کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے اور وہ نص مفسر ہے اللہ کی کتاب میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا** الی قولہ عز شانہ **اَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا اَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ** اور اس کی حرمت پر اجماع بھی منعقد ہے اور بہر حال اس کے علاوہ کی چھ اشیاء کی حرمة وہ دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہیں بلکہ وہ اجتہاد سے یا کتاب اللہ کے اس ظاہر سے جو کہ تاویل کا احتمال رکھتا ہو، یا حدیث سے ثابت ہے۔ پس اسی وجہ سے دونوں کے ناموں میں فرق کیا پس اس (خون) کو حرام قرار دیا اور ان چھ اشیاء کو مکروہ۔

احادیثِ مبارکہ سے ثبوت

پہلی حدیث:

محمد قال: اخبرنا ابو حنیفة أخبرنا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیل عن مجاهد قال کره رسول الله صلی الله علیه وسلم من الشاة سبعا: المراره، والمثانة، والغده، والحیاء والذکر والانثیین والدم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب من الشاة مقدمها.

(کتاب الآثار، مترجم باب ما یکره من الشاة والدم وغیره، صفحه ۶۸۴، حدیث نمبر ۸۰۸)

امام حضرت مجاہدؒ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی سات چیزوں کو مکروہ فرمایا (۱) پتہ (۲) مثانہ (۳) غدہ (۴) فرج (شرمگاہ) (۵) ذکر (آلہ تناسل) (۶) خصیتین اور (۷) خون۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے اگلے حصے کو پسند کرتے تھے۔ (المختار شرح کتاب الآثار مترجم ص ۵۸۷،۵۸۸)

دوسری حدیث:

اخبرنا عبد الرزاق قال أخبرنا الاوزاعی عن واصل عن مجاهد قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکره من الشاة سبعًا: (۱) الدم (۲) والحیاه (۳) والانثین (۴) والغده (۵) والذکر (۶) والمثانة (۷) والمرارة وکان یستحب من الشاة مقدمها.

(مصنف عبد الرزاق ج ۴ ص ۵۳۵ باب ما یکره من الشاة حدیث نمبر ۸۷۷۱)

خبر دی ہمیں عبدالرزاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی اوزاعی نے وہ واصل سے نقل کرتے ہیں اور واصل مجاہد سے روایت کرتے ہیں مجاہد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری میں سات اشیاء کو (۱) خون (۲) مادہ کی شرمگاہ (۳) خصیتین (۴) غدود () نر کی شرمگاہ (۵) مثانہ (۶) پتہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمایا کرتے تھے بکری کا اگلا حصہ۔

تیسری حدیث:

اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ثنا علی بن حمشان، اخبرنی یزید بن الهیثم ان ابراهیم بن ابی اللیث حدثهم، ثنا الاشجعی عن سفیان عن الاوزاعی، عن واصل بل ابی جمیل، عن مجاهد قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکره من الشاة سبعًا (۱) الدم (۲) والمرار (۳) والذکر (۴) والانثیین (۵) والحیاء (۶) والغدة (۷) والمثانة قال وکان اعجب الشاة الیه صلی الله علیه وسلم مقدمها.

(سنن الکبریٰ بیهقی ج ...... ص ۱۲، کتاب الضحایا باب ما یکره من الشاة اذا ذبحت حدیث نمبر ۱۹۷۰۰)

خبر دی ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے وہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہمیں علی بن حمشان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی یزید بن الہیثم نے کہ بے شک ابراھیم بن ابی اللیث نے ان کو بیان کیا کہ بیان کیا ہمیں اشجعی نے وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ اوزاعی سے اور اوزاعی نقل کرتے ہیں واصل بن ابی جمیل سے اور وہ مجاہد سے۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری کی سات اشیاء کو (۱) خون (۲) پتہ (۳) نر کی شرمگاہ (۴) خصیتین (۵) مادہ کی شرمگاہ (۶) غدود (۷) مثانہ۔ مجاہد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا اگلا حصہ زیادہ پسندیدہ تھا۔

چوتھی حدیث:

ابو حنیفة عن عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیله عن مجاهد انه قال کره رسول الله صلی الله علیه وسلم من الشاه سبعا المرارة والمثانه والغده والحیا و الذکر والانثیین والدم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب مقدمها.

امام ابوحنیفہ عبدالرحمٰن بن عمرواوزاعی سے وہ واصل بن ابوجمیلہ سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی سات چیزوں کو ناپسند کیا ہے۔ پتہ، مثانہ، غدود، حیا (مادہ کی شرم گاہ)۔ ذکر (نر کی شرم گاہ)، خصیتین اور خون۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے اگلے حصے (دستی) کے گوشت کو پسند کرتے تھے۔

(جامع المسانید مترجم ج ۳ ص ۲۴۱، ۲۴۲ حدیث نمبر ۱۶۹۹)

پانچویں حدیث:

وباسناده عن واصل بن ابی جمیل، عن مجاهد، عن ابن عباس: ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یکره اکل سبع من الشاة (۱) المثانة (۲) المرارة (۳) والغدة (۴) والانتین (۵) والذکر (۶) والحیاء (۷) الدم، وکان احب الشاة الیه ذنبها. (الکامل ابن عدی ج ۶ ص ۲۱، ترجمہ عمر بن موسیٰ)

اور اسی سند کے ساتھ مروی ہے واصل بن ابی جمیل سے وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں اور مجاہدؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری کی سات چیزوں کے کھانے کو (۱) مثانہ (۲) پتہ (۳) غدود (۴) خصیتین (۵) نر کی شرمگاہ (۶) مادہ کی شرمگاہ (۷) خون اور آپ کو زیادہ پسندیدہ بکری کی دم کا گوشت تھا۔

چھٹی حدیث:

قالا: أخبرنا ابو احمد بن عدی، حدثنا وقال ابن الحسین: نا ایوب الوزان، نا فھر ابن بشر، نا عمر بن موسی، عن واصل بن ابی جمیل، عن مجاھد، عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ أکل سبع من الشاۃ: المثانۃ والمرارۃ والغدہ، والانثیین، والذکر، والحیاء، والدم وکان الشاۃ الیہ ذنبھا. (تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۶۲ ص ۳۷۳)

خبر دی ہمیں ابو احمد بن عدی نے، بیان کیا انہوں نے ہمیں اور ابن حسین نے کہا کہ بیان کیا ہمیں ایوب الوزان نے اس نے کہا کہ بیان کیا ہمیں فہر بن بشر نے اس نے کہا کہ بیان کیا ہمیں عمر بن موسیٰ نے وہ واصل بن ابی جمیل سے نقل کرتے ہیں اور واصل مجاھد سے نقل کرتے ہیں اور مجاہد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری کی سات اشیاء کھانے کو مثانہ، پتا، غدود، کپورے، نر کی شرمگاہ، مادہ کی شرمگاہ اور خون۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (زیادہ محبوب تھا) بکری کی (پشت) کا گوشت۔

ساتویں حدیث:

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یکرہ من الشاۃ سبعًا (۱) المرارۃ (۲) والمثانۃ (۳) الحیاۃ (۴) والذکر (۵) والانثیین (۶) والغدۃ (۷) والدم، وکان احب الشاۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُقدّ مُھَا قال واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام فاقبل القوم یلقمونہ اللحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب اللحم لحم الظھر.

(معجم الاوسط طبرانی ج ۹ ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۹۴۸)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری میں سات چیزوں کو (۱) پتہ (۲) مثانہ (۳) مادہ کی شرمگاہ (۴) نر کی

شرمگاہ (۵) خصیتین (۶) غدود (۷) خون۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند بکری کا اگلا حصہ ہوتا تھا۔ فرمایا ابن عمرؓ نے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا پس قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کھلانے لگی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گوشت پشت کا گوشت ہے۔

آٹھویں حدیث:

عن عبد الله بن محمد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكره من الشاة سبعا (۱) المرارة (۲) والمثانة (۳) والحيا (۴) والذكر (۵) والانثيين (۶) والغدة (۷) والدم وكان أحب الشاة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال واتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام فاقبل القوم يلقمونه اللحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أطيب اللحم لحم الظهر. راوه الطبرانى فى الاوسط وفيه يحيى الحمانى وهو ضعيف. (مجمع الزوائد ج۵ ص ۳۶ باب ما جاء فى اللحم)

حضرت عبداللہ بن محمد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ فرماتے تھے بکری کی سات اشیاء (۱) پتہ (۲) مثانہ (۳) مادہ کی شرمگاہ (۴) نر کی شرمگاہ (۵) خصیتین (۶) غدود (۷) خون۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسندیدہ بکری کا اگلا حصہ تھا (عبداللہ بن محمد) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کھلانے لگی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بہترین گوشت پیٹھ کا گوشت ہے۔ روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے اوسط میں اس میں یحییٰ حمانی ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد)

فقہاء کرام کے فیصلے
کہ حلال جانور کی صرف سات اشیاء ممنوع ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت مجاہدؒ سے مروی روایات کہ جن میں حلال جانور کے سات اعضاء کو مکروہ بتلایا گیا ہے، کی وجہ سے عام اور اکثر فقہاء کرام نے صرف سات اعضاء کو ہی مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس میں حدیث کی پیروی اور اتباع ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام محمد کی کتاب الآثار کا حوالہ:

فقہاء احناف کے سرخیل امام محمد اپنی ''کتاب الآثار'' میں حضرت مجاہدؒ سے مروی مذکورہ بالا روایت پر یوں باب قائم کرتے ہیں:

''باب ما یکرہ من الشاۃ والدم وغیرہ''

(کتاب الآثار ص ۱۸۶، ۱۸۷، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

''باب ان اشیاء کا جو بکری کی مکروہ ہیں اور خون اور اس کے علاوہ کا۔''

یہ باب قائم کرنا صراحتاً دلیل ہے اس بات کی کہ فقہاء احناف کے ہاں حلال جانور کی صرف سات اشیاء مکروہ ہیں کیونکہ اس روایت میں ۷ اجزاء کو ہی مکروہ بتلایا گیا ہے۔

(۲) کتاب مجمع الانہار کا حوالہ:

کتاب مجمع الانھار میں لکھا ہے:

''ویکرہ من الشأۃ الحیاء وھو الفرج والخصیۃ والمثانۃ والذکر والمرارۃ والغدۃ والدم المسفوح. قال الامام: الدم حرام واکرہ الستۃ.

(مجمع الانہار کتاب......مسائل......ج ۴ ص ۴۸۹، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

بکری یا بکرے کے یہ اعضاء مکروہ ہیں (۱) مادہ کی شرمگاہ (۲) کپورے (۳) مثانہ (۴) نرجانور کی شرمگاہ (۵) پتہ (۶) غدود (۷) اور بہتا ہوا خون۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا: خون حرام ہے اور باقی چھ چیزیں مکروہ ہیں۔"

(۳) کتاب تنویرالابصار کا حوالہ:

تنویرالابصار میں لکھا ہے:

"وكره تحريما من الشاة سبع: الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر."

(تنویرالابصار مع درالمختار کتاب الخنثیٰ، مسائل شتیٰ ج۶)

"بکری یا بکرے کے سات اعضاء مکروہ تحریمی ہیں (۱) مادہ جانور کی شرمگاہ (۲) کپورے (۳) غدود (۴) مثانہ (۵) پتہ (۶) بہتا ہوا خون (۷) نرجانور کی شرمگاہ۔"

(۴) کتاب بدائع الصنائع کا حوالہ:

بدائع الصنائع میں لکھا ہے:

"فالذی يحرم أكله منه سبعة: الدم المسفوح والذكر والأنثيان والقبل والغدة والمثانه والمرارة لقوله تعالیٰ: ويحرم عليهم الخبائث وهذه السبعة مما تستخبثه الطبائع السليمة فكانت محرمة.

(بدائع الصنائع كتاب الذبائح فصل فيما يحرم اكله من اجزاء الحيوان ج۶ ص ۴۷، طبعه دار الكتب العلميه بيروت)

"وہ چیزیں جن کا کھانا ناجائز ہے، سات ہیں (۱) بہتا ہوا خون (۲) نرجانور کی شرمگاہ (۳) کپورے (۴) مادہ جانور کی شرمگاہ (۵) غدود (۶) مثانہ (۷) پتہ۔"

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الخبائث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گندی چیزوں کو ان پر ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور سات چیزیں ان اشیاء میں سے ہیں جن

سے طبیعت سلیمہ نفرت کھاتی ہے لہذا ان کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

(۵) فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ:

فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

''واما بیان ما یحرم أکلہ من اجزاء الحیوان سبعة الدم المسفوح والذکر والأنثیان والقبل والغدة والمثانہ والمرارة کذا فی البدائع.''

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۰ کتاب الذبائح الباب الثانی)

''جانور کے ان اجزاء کا بیان کہ جن کا کھانا جائز نہیں وہ سات ہیں (۱) بہتا ہوا خون (۲) نر جانور کی شرمگاہ (۳) کپورے (۴) مادہ جانور کی شرمگاہ (۵) غدود (۶) مثانہ (۷) پتہ۔'' کتاب بدائع الصنائع میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔''

(۶) کتاب درمختار کا حوالہ:

درمختار میں لکھا ہے:

''اذا ما ذکیت شاة فکلھا سوی سبع ففیھن الوبال فحاثم خاثم غین والدال ثم میمان وقال انتھی فالحاء الحیاء وھو الفرج والخاء الخصیة والغین الغدة والدال الدم المسفوح والمیمان المرارة والمثانة والذال الذکر.'' (در مختار ج ۱۰ ص ۴۷۶)

''جب تو جانور کو ذبح کرے تو اس میں سے سوائے سات اجزاء کے باقی کو کھا، اس لیے کہ ان کے کھانے میں وبال ہے وہ سات اجزا یہ ہیں (۱) حاء (۲) خاء (۳) غین (۴) دال (۵) (۶) دومیمیں (۷) ذال۔''

حاء سے مراد: حیاء یعنی مادہ جانور کی شرمگاہ۔ خاء سے مراد خصیتین (کپورے) ہیں۔ غین سے مراد: الغدة یعنی غدود ہیں۔ دال سے مراد: الدم المسفوح یعنی بہتا ہوا خون ہے۔ دو میموں سے مراد: المرارة والمثانہ یعنی پتہ اور مثانہ ہیں۔ اور ذال سے مراد: الذکر یعنی نر جانور

کی شرمگاہ ہے۔

(۷) فتاویٰ شامی کا حوالہ:

فتاویٰ شامی میں لکھا ہے:

”کرہ تحریما لما روی الأوزاعی عن واصل بن ابی جمیلة عن مجاهد قال: کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من الشاة الذکر والأنثیین والقبل والغدة والمرارة والمثانه والدم. قال ابو حنیفة: الدم حرام وأکره ما سواہ لأنه مما تستخبثه الأنفس وتکرهه وهذا المعنی سبب الکراهة لقوله تعالیٰ حرمت عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَةُ وَالدَّمُ. (فتاویٰ شامی ج۵ ص۴۴۰)

ان اشیاء کو مکروہ تحریمی قرار دینے کی وجہ وہ روایت ہے جس کو امام اوزاعی نے واصل بن ابی جمیلہ سے اور انہوں نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے ان اجزاء کو مکروہ فرمایا: (۱) نر جانور کی شرمگاہ (۲) کپورے (۳) مادہ جانور کی شرمگاہ (۴) غدود (۵) پتہ (۶) مثانہ (۷) خون۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: خون حرام ہے اور باقی چھ چیزیں مکروہ ہیں اور یہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کی وجہ سے ہے ”و **یحرم علیهم الخبائث**“ کہ ان پر مردار اور خون کو حرام کیا گیا ہے۔“ تو جب یہ آیت خون کو شامل ہے تو اس کا حرام ہونا یقینی ہے اور اس کے علاوہ باقی اشیاء مکروہ ہیں اس لئے کہ طبیعتیں اس کو ناپاک اور مکروہ سمجھتی ہیں اور یہی چیزیں ان کے مکروہ ہونے کا سبب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے **حرمت علیکم المیتة والدم** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خبیث چیزوں کو ناجائز ٹھہراتے ہیں۔“

(۸) فتاویٰ حمادیہ کا حوالہ:

فتاویٰ حمادیہ میں لکھا ہے:

”والحرام منها واحد وهو الدم المسفوح لقوله تعالیٰ حرمت عَلَیۡکُمُ

الـمَيْتَةُ وَالدَّمُ الآية والباقى من السبعة مكروه لأنه مما يستخبثه الأنفس وما سوى ذالک مباح على أصله لأن الأصل فى الأشياء الإباحة.‘‘

(فتاویٰ نذیریہ ج۳ص۳۲۱)

ان سات چیزوں میں سے ایک بہتا ہوا خون حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **حرمت علیکم المیتة والدم** تم پر مردار اور خون حرام کیا گیا ہے۔ سات میں سے باقی چھ مکروہ ہیں اس لئے کہ طبیعتیں ان سے نفرت کرتی ہیں اور اس کے سوا باقی اجزاء اپنی اصل پر مباح ہیں اس لئے کہ اشیاء میں اصل اباحت یعنی ان کا جائز ہونا ہے۔‘‘

(۹) البحر الرائق کا حوالہ:

البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں بھی فتاویٰ شامی کی طرح کی عبارت موجود ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق ج۲۴ص۴۹۲)

(۱۰) مغنی مستفتی کا حوالہ:

کتاب مغنی المستفتی میں بھی عام کتب کی طرح یہی عبارت لکھی ہے:

’’المکروہ تحریماً من الشاة سبع ..... الخ‘‘

’’کہ جانور کے سات اجزاء مکروہ تحریمی ہیں‘‘ اس کے بعد وہی سات اجزاء ذکر کر دیئے جو کہ باقی کتب میں مذکور ہیں۔

(مغنی المستفتی عن سوال المفتی ج۵ص۷۷۴ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

فقہاء کرامؒ کی مذکورہ عبارات سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی حدیث کی پیروی میں حلال جانور کے صرف سات اجزاء کو ہی مکروہ تحریمی فرمایا ہے۔

☆......☆......☆